’’مرزا قادیانی نے بذاتِ خود ’’محمد رسول اللہ‘‘ ہونے کا اعلان کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی جنہوں نے اس کی جھوٹی نبوت کے دعوے کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ’’خود کاشتہ پودا‘‘ ہے۔ لہٰذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود ’’محمد رسول اللہ‘‘ ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں، تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ احوال

قادیانیوں کے بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان میں بسنے والے قادیانیوں کو حکم جاری کیا کہ وہ صدارتی امتناع قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے مکانوں' دکانوں اور عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ تحریر کریں اور سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائیں' تاکہ وہ عوام الناس میں خود کو مسلمان ظاہر کرسکیں۔ چنانچہ قادیانیوں نے اپنے گورو کے حکم پر یہ فعل شنیع شروع کردیا۔ اس اشتعال انگیز کارروائی سے پورے ملک کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ''روڈہ'' ضلع خوشاب کے رہنے والے ایک اکھڑ مزاج' فرعون صفت اور دریدہ دہن قادیانی جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ نے قسم کھائی کہ وہ ساری زندگی اپنے سینہ سے کلمہ طیبہ کا بیج نہیں اتارے گا۔ جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ خوشاب کا زمیندار تھا اور وہیں وکالت کرتا تھا۔ مقامی مسلمانوں نے اس کی دل آزار حرکتوں پر پولیس سے رابطہ قائم کیا اور اس کے خلاف پرچہ درج کرایا۔ کیس عدالت میں چلا۔ جہانگیر جوئیہ نے ضمانت کرالی' لیکن دوبارہ پھر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا بیج لگالیا۔ اس کے خلاف دوبارہ پرچہ درج ہوا' لیکن ضمانت پر رہا ہوگیا۔ اسی طرح کئی مرتبہ وہ قانون کی دھجیاں اڑاتا اور ضمانت پر رہا ہوتا رہا۔ ایک دفعہ پھر اس نے شعائر اسلامی کی توہین کی اور پیشی پر عدالت میں بیج لگا کر آیا۔ سیشن جج نے ضمانت خارج کر دی۔ ملزم جوئیہ نے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کردی۔ ہائی کورٹ کے جناب جسٹس رفیق تارڑ صاحب نے ملزم کی ضمانت خارج کر دی اور کہا کہ چونکہ قادیانی ''محمد رسول اللہ'' سے مراد ''مرزا قادیانی'' لیتے ہیں' اس لیے وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

پنجاب حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل جناب خلیل الرحمٰن رمدے صاحب پیش ہوئے۔ موصوف آج کل سپریم کورٹ کے جج ہیں۔ جناب خلیل الرحمٰن رمدے نے اس کیس کو کفر و اسلام کی جنگ سمجھ کر لڑا۔ انہوں نے اپنے دلائل قاہرہ کے ہتھوڑوں سے عدالت کے ایوان میں کفر و ارتداد کے بتوں کو پاش پاش کردیا۔ محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس کے اس محافظ نے قادیانیوں کو وہ چرکے لگائے کہ قادیانی آج بھی ان زخموں کو چاٹ رہے ہیں۔ میرا دل کہتا ہے کہ وکیل ختم نبوت اور عاشق رسولؐ جناب خلیل الرحمٰن رمدے صاحب نے دنیا کے میدان میں آمنہؓ کے لالؐ کی عزت و عصمت کی

حفاظت کا کیس لڑ کر حشر کے میدان کے لیے شفاعت محمدی ﷺ کا پروانہ حاصل کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور مزید ترقیوں سے نوازے۔ جناب ریاض الحسن گیلانی' ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان اور جناب رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ نے بڑی جانفشانی اور جگر کاوی سے مقدمہ کی تیاری کی اور پوری اُمت کی طرف سے وکالت کا حق ادا کر دیا۔ ان کے دلائل کا ہر ہر جملہ قادیانیت کے ناپاک جسد پر بجلی بن کر گرتا اور اسے جلا کر خاکستر بناتا محسوس ہوتا' جبکہ حزبِ شیطان کی طرف سے مجیب الرحمٰن' ملک مجید اور مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ نے پیش ہو کر دنیا و آخرت کی روسیاہی کا سامان اکٹھا کیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر' جہانگیر جوئیہ کو شیر پنجاب کے نام پکارتا تھا' لیکن یہ شیر پنجاب صرف چند پٹخنیوں ہی سے گیدڑ پنجاب بن گیا اور آج کل بھیگی بلی بنا ہوا ہے۔ شنید ہے کہ مرزا طاہر پھر جہانگیر جوئیہ کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی ترغیب دے رہا ہے' لیکن جہانگیر جوئیہ اسے جواباً کہہ رہا ہے کہ "گرو جی! خود تو انگلستان کی ہواؤں میں مزے اڑا رہے ہو' جبکہ ہمیں جیل کی ہوائیں کھلا رہے ہو۔"

اس تاریخی کیس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ' سرگودھا کے شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ' مولانا اکرم عابد' محمد بدر عالم' جمال الدین' بشیر' رانا قدیر' عبدالقدیر اور شبانِ ختم نبوت کے دیگر مجاہدوں نے بے حد تعاون فرمایا۔ اللہ رب العزت ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت بخشے۔ (آمین)

دعا گو

عزیز الرحمٰن جالندھری

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر ملتان پاکستان

لاہور ہائی کورٹ لاہور

(ابتدائی کوائف)

عنوانِ مقدمہ	....	ملک جہانگیر ایم جوئیہ بنام سرکار
متفرق فوجداری نمبر	....	1592-بی-1987
تاریخ سماعت	....	28 جون 1987ء
فریق اول	....	ملک جہانگیر ایم جوئیہ (پٹیشنر)
فریق ثانی	....	سرکار (ریسپانڈنٹ)
فریق اول کے وکلاء	....	شیخ مجیب الرحمٰن، ملک محمود مجید اور مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ
فریق ثانی کے وکلاء	....	خلیل الرحمٰن رمدے ایڈووکیٹ جنرل، اویس نسیم ایڈووکیٹ
وکیل مستغیث	....	رشید مرتضٰی قریشی ایڈووکیٹ
	....	اے۔ایس۔آئی، امیر خاں مع ریکارڈ

فیصلہ

جسٹس محمد رفیق تارڑ

(1) یہ درخواست برائے ضمانت ملک جہانگیر محمد خاں جوئیہ ایڈووکیٹ کی طرف سے ہے، جس پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ سی۔298 کے تحت جرم کا الزام ہے۔

(2) ایف۔آئی۔آر کے مطابق 18 مارچ 1987ء کو سائل اور اس کے ساتھی ملزموں نے، جو بلحاظ عقیدہ قادیانی ہیں، اپنے سینوں پر "کلمہ طیبہ" کے بیج لگائے اور اس طرح تعزیرات پاکستان کی دفعہ سی۔298 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

(3) سائل اوراس کے ساتھی ملزموں نے سیشن کورٹ سرگودھا میں ضمانت کے لیے درخواست گزاری۔ مذکورہ ساتھی ملزموں کی ضمانت ایڈیشنل سیشن جج نے منظور کرلی۔ لیکن سائل کو یہ رعایت دینے سے اس لیے انکار کر دیا گیا کہ وہ قانون کی نظر میں ''ضدی رویہ'' رکھتا ہے اور ضمانت کے بعد اس رعایت کا ناجائز فائدہ اٹھاتا رہے گا۔

(4) 9 جون 1987ء کو سائل کے وکیل شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے دلائل مکمل کر لیے تھے کہ سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ نے نکتہ پیش کیا کہ یہ جرم تعزیرات پاکستان کی دفعہ سی۔295 کے تحت آتا ہے جو عمر قید یا سزائے موت کے قابل ہے۔ ان کا استدلال تھا کہ مرزا قادیانی نے بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اس کے پیروکار اسے ایسا ہی مانتے ہیں' لہٰذا وہ ''کلمہ طیبہ'' کا بیج لگا کر رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کو پامال کرتے ہیں کیونکہ وہ ''محمد رسول اللہ'' سے مراد ''مرزا قادیانی'' لیتے ہیں۔ اس ادعا کی حمایت میں انہوں نے مرزا بشیر احمد (قادیانی) کی تصنیف ''کلمتہ الفصل'' ص 158 سے ایک اقتباس پیش کیا' جو یوں ہے:

''پس مسیح موعود خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

شیخ مجیب الرحمٰن نے مذکورہ بالا اقتباس کے مندرجات سے اختلاف نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وہ عقیدے سے متعلق اس مسئلے پر بحث نہیں کرنا چاہتے اور درخواست کی کہ اس عبارت کے بارے میں ان کا بیان قلمبند کرلیا جائے۔

(5) فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے صوبائی اسمبلی میں اپنی حاضری کی غرض سے مقدمے کی کارروائی ملتوی کرنے کی درخواست کی اور مقدمہ 14 جون 1987ء تک ملتوی کر دیا گیا۔ مقررہ تاریخ کو شیخ مجیب الرحمٰن' ملک محمود مجید اور مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ صاحبان نے درخواست ضمانت کی واپسی کے لیے درخواست گزاری۔ اس درخواست میں یہ عذر پیش کیے گئے کہ دلائل کے دوران سائل کے وکیل (شیخ مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ) نے استدعا کی تھی کہ دلائل کو محض ضمانت کے مسئلے تک محدود رکھا جائے اور یہ کہ ''وہ تفصیلی بحث اس لیے چھیڑنا نہیں چاہتے کہ کہیں مقدمہ خاص کے موضوعات زیر بحث نہ آجائیں اور یوں اس کارروائی سے استغاثہ یا صفائی کے معاملات متاثر نہ ہوں۔'' اس درخواست میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ مذکورہ وکیل نے اس امر کی درخواست بھی کی تھی کہ اس ضمن میں ان کا بیان قلمبند کرلیا جائے لیکن اس کو ''قلمبند نہ کیا جا سکا'' اور مقدمے کی کارروائی فاضل ایڈووکیٹ جنرل کی درخواست پر ملتوی کر دی گئی جو اسمبلی چیمبرز میں جانا چاہتے

تھے۔ علاوہ ازیں یہ بھی گزارش کی گئی کہ ''بعض غیر متعلقہ معاملات زیر بحث لائے گئے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عدالت ان معاملات کے بارے میں وسیع پیمانے پر تحقیقات کرانے والی ہے جن کا ایف۔ آئی۔ آر میں تذکرہ نہیں کیا گیا' اور جو غالباً تحقیقات یا سماعت مقدمہ کے لیے زیادہ مناسب موضوع ہے'' اور ''اندریں حالات سائل محسوس کرتا ہے کہ انصاف کے مفاد میں یہ بہتر ہوگا کہ فی الحال ضمانت کی درخواست واپس لے لی جائے۔''

فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے اس درخواست کے مندرجات اور اس میں استعمال شدہ زبان پر سخت اعتراض کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس میں جو باتیں اشاروں کنایوں میں کہی گئی ہیں' وہ توہین عدالت کی ذیل میں آتی ہیں' لہٰذا انہیں جوابی بیان داخل کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ درست واقعاتی اور قانونی صورتِ حال ریکارڈ پر لائی جا سکے۔ یہ مسئلہ 22 جون 1987ء اور پھر 28 جون 1987ء تک ملتوی کیا گیا' جس تاریخ کو فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے اپنے دلائل پیش کیے اور مسٹر رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ نے درخواست برائے واپسی کا جواب داخل کیا' جس میں بیان کیا گیا کہ درخواست ضمانت کی واپسی کی کوشش اس بدنیتی پر مبنی ہے کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ سی۔295 کی اطلاق پذیری کے مسئلے پر عدالتی فیصلے سے بچا جا سکے۔ انہوں نے مرزا قادیانی کی تصنیفات ''ایک غلطی کا ازالہ''۔ ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' اور ''تبلیغ رسالت'' سمیت قادیانی گروہ کی بہت سی مذہبی کتابوں کے حوالہ جات کی مدد سے یہ ثابت کیا کہ مرزا قادیانی نے بذاتِ خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا اعلان کیا' اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی' جنہوں نے اس کی جھوٹی نبوت کے دعوے کو مسترد کیا' اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ''خود کاشتہ پودا'' ہے۔ لہٰذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں' تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا حوالہ جات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر کی گزارش کی جاتی ہے کہ عقیدے کے سوال پر بحث و تمحیص ناگزیر ہے کیونکہ قادیانی لوگ ''کلمہ طیبہ'' سے جو مفہوم وابستہ کرتے ہیں' اس کا بطور خاص جائزہ لینا ضروری ہے جبکہ وہ مرزا قادیانی اور دیگر قادیانیوں کی ان تحریروں کی مخالفت بھی نہیں کرتے' جن میں کلمہ طیبہ کے الفاظ ''محمد رسول اللہ'' سے ان کا اپنا ہی اخذ کردہ مطلب وابستہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا درخواست کی ایک نقل عدالت میں سائل کے وکیل کو فراہم کر دی گئی' نیز ان سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ جواب میں کوئی گزارش کرنا پسند کریں گے تو انہوں نے بیان دیا کہ درخواست برائے واپسی کے متعلق وہ مزید کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

(6) یہ عذر کہ عدالت عقیدے کے مسئلے پر ''وسیع تر تحقیقات'' شروع کرنے والی ہے (ایسا عدالت میں بیان کیا گیا لیکن درخواست برائے واپسی میں یہ الفاظ استعمال ہوئے کہ ''دیگر موضوعات زیر بحث آنے کا احتمال ہے'' اور ''جن معاملات کا ایف۔آئی۔آر میں تذکرہ نہیں'') محض اس لیے اختیار کیا گیا کہ فاضل ایڈووکیٹ جنرل اور فاضل وکیل استغاثہ کی طرف سے اٹھائے گئے سوال سے پہلوتہی کی جا سکے۔اس امر کی نشاندہی بھی ایک معقول بات ہوگی کہ درخواست ضمانت میں یہ حجت پیش کی گئی کہ غیر مسلموں کے کلمہ طیبہ کو استعمال کرنے کے بارے میں کوئی معینہ قانون نہیں ہے......'' میں اس مبینہ دعوے پر کوئی تفصیلی تبصرہ کرنا نہیں چاہتا کیونکہ متعلقہ درخواست ضمانت واپس لے لی گئی ہے۔البتہ اس سلسلے میں جو باتیں اشاروں کنایوں میں کہی گئی ہیں' ان کے پیش نظر' یہ بتا دینا ضروری ہے کہ غیر مسلم قادیانی کلمہ طیبہ کو جن معنوں میں لیتے ہیں یا اس سے جو مفہوم' وہ وابستہ کرتے ہیں' وہ بہر حال یہ تقاضا کرتا ہے کہ آیا ان لوگوں کا یہ عمل' جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے' رسول اکرم حضرت محمد (ﷺ) کے مقدس نام کی توہین کے زمرے میں آتا ہے؟

(7) میں درخواست برائے واپسی اور اس کے جواب میں مندرجات کا تذکرہ نہ کرتا' بشرطیکہ مطلقاً خاص درخواست واپس لینے کی استدعا کی جاتی۔لیکن سائل کے فاضل وکیل نے نامناسب زبان استعمال کرنے اور اشاروں کنایوں میں غیر ضروری باتوں کا اظہار کرنے کا انتخاب کیا۔فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے گزارش کی کہ ان تبصروں سے توہین کا پہلو نکلتا ہے۔اس صورت حال میں یہ لازم تھا کہ درخواست واپسی اور اس سلسلے سے متعلق جواب کے مندرجات قلمبند کیے جائیں۔جہاں تک توہین آمیز رویے کا تعلق ہے' جو اس کارروائی کے شروع ہوتے ہی دیکھنے میں آیا' تو اگرچہ اس کی استعمال کردہ زبان میں بے اعتدالی ہے اور اس کے اشاروں کنایوں سے توہین آمیزی ٹپکتی ہے' لیکن چونکہ یہ درخواست برائے واپسی تیار کرنے والے ایڈووکیٹ صاحبان' ایک اقلیتی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔لہٰذا اس عدالت کو خیر اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سلسلے میں مزید کارروائی کرنے سے ہاتھ روک لینا چاہیے۔

اس اظہار رائے کے ساتھ مذکورہ درخواست ضمانت بطور دستبرداری خارج کی جاتی ہے۔

(دستخط) جج

(پی ایل ڈی 1987 لاہور 458)